طیب الامعان فی تعدد الجھات والابدان

۱۳۱۷ھ

جہتوں اور بدنوں کے تعدد کے بارے میں انتہائی گہرائی میں بہترین نظر کرنا

تصنیف لطیف: اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

رسالہ

طیب الامعان فی تعدد الجہات والابدان

(جہتوں اور بدنوں کے تعدد کے بارے میں انتہائی گہرائی میں بہترین نظر کرنا)

مسئلہ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۱۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کے دو بھائی تھے عمرو و بکر اور دو بہنیں ہندہ و عمرہ، عمرو کے دختر لیلٰی کے ایک پسر خالد ہوا اور عمرو کے پسر ولید کے ایک دختر سلمٰی ہوئی خالد و سلمٰی سے ایک دختر سعاد اور ایک پسر سعید پیدا ہوئے بکر کی پوتی جمیلہ بنت حمید بن بکر کا نکاح رشید بن فرید بن ہندہ خواہرِ زید سے ہوا جن کی ایک دختر حسینہ ہے۔ رشید کا دوسرا نکاح اس کے چچا مجید بن ہندہ کی دختر حسن آرا سے ہوا ان دونوں کے ایک دختر گلچہرہ پیدا ہوئی، حسن آرا نے انتقالِ رشید کے بعد اپنی پھپھی محبوبہ بنت ہندہ کے پسر محبوب بن مطلوب بن عمرہ خواہرِ زید سے نکاح کیا جس سے ایک پسر گلفام پیدا ہوا، محبوبہ و مطلوب کی ایک دختر حبیبہ تھی جس کی دختر شہناز ہے، اب زید نے انتقال کیا اور صرف ایک زوجہ چمن آرا اور یہی سعاد و سعید و حسینہ و گلچہرہ و گلفام و شہناز اس کے وارث ہوئے۔ اس صورت میں ترکہ زید کا شرعًا کس طرح منقسم ہوگا؟ بیّنوا توجروا (بیان فرمائیے اجر و ثواب دیئے جاؤ گے۔ ت)

الجواب

تصویرِ صورتِ سوال اور برتقدیر اجتماع شرائط معلومہ توریث تقسیم مال اس حال ومنوال پر ہے :

مسئلہ ۴ × ۳ ر ۱۲ ر ۴۰۳۲ زید

زوجہ — اخ عمرو — اخ بکر — اخت ہندہ — اخت عمرہ

بنت لیلیٰ — ابن ولید — ابن حمید — ابن فرید — ابن مجید — بنت محبوبہ — ابن مطلوب

ابن خالد — بنت سلمیٰ — بنت جمیلہ — ابن رشید — بنت حسن آرا — ابن محبوب — بنت حبیبہ

چمن آرا — بنت سعاد — ابن سعید — بنت حسینہ — بنت گلچہرہ — ابن گلفام — بنت شہناز

۱۰۰۸ — ۴۵۵ — ۹۱۰ — ۵۷۰ — ۲۸۸ — ۲۰۴ — ۱۶۰

اب اول یہ سمجھنا چاہیے کہ ان میں پانچ ورثہ کو زید سے دو دو رشتے ہیں اور گلفام کو تین۔ سعاد بنت ابن بنت الاخ بھی ہے اور بنت بنت ابن الاخ بھی یعنی بھتیجی کی پوتی اور بھتیجے کی نواسی۔ یونہی سعید بھی یہی دو رشتے رکھتا اور بھتیجی کا پوتا بھتیجے کا نواسا ہے۔ حسینہ بنت بنت ابن الاخ اور بنت ابن ابن الاخت ہے یعنی بھتیجے کی نواسی اور بھانجے کی پوتی۔ گلچہرہ بنت ابن ابن الاخت اور بنت بنت ابن الاخت ہے یعنی ایک بھانجے کی پوتی دوسرے کی نواسی۔ شہناز بنت بنت بنت الاخت اور بنت بنت ابن الاخت ہے یعنی ایک بھانجی اور ایک بھانجے دونوں کی نواسی۔ گلفام ابن بنت ابن الاخت اور ابن ابن بنت الاخت اور ابن ابن ابن الاخت ہے یعنی ایک بھانجے اور ایک بھانجی دونوں کا پوتا اور ایک بھانجے کا نواسا۔ اور ہمارے ائمہ کا اتفاق ہے کہ متعدد قرابتوں والا اپنی ہر قرابت کی رُو سے حصہ پائے گا مگر امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ تعدد جہات کا خود فروع یعنی بطن زندہ میں اعتبار فرماتے ہیں تو ان کے نزدیک گویا گلفام تین وارث ہے اور باقی دو دو، اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ تعدد جہات فروع کو ان کے اصول میں ملحوظ فرماتے ہیں اس کی صورتیں دو ہیں ایک یہ کہ فرع متعدد الجہات اصول متعددہ کی فرع ہو جیسے حسینہ کہ اس کے دو رشتے بکر و ہندہ دو اصول مختلفہ سے ہیں یا شہناز کہ ہندہ و عمرہ دونوں کی طرف سے قرابت دار ہے جب تو

اصول میں اعتبارِ جہات یُوں حاصل کہ جب وُہ ہر اصل اس فرع کے لحاظ سے تقسیم میں ملحوظ رہی ہر جہت قرابت لحاظ میں آگئی اور ہر جہت کا حصہ اس وارث نے جمع کرلیا کتبِ متداولہ جو اس وقت فقیر کے پیشِ نظر ہیں ان میں اعتبار تعدد جہات فی الاصول کی زیادہ تشریح نہیں اور مثال جس نے دی اسی صورتِ خاصہ کی دی۔ صورتِ دوم یہ کہ اس فرع کو ایک ہی اصل کے ذریعہ سے میّت کے ساتھ دو رشتے ہوں جیسے سعاد و سعید کہ ان کے دونوں علاقے بذریعہ شخص واحد یعنی عمرو کے ہیں۔ یونہی گلچہرہ و گلفام کو بذریعہ ہندہ اگرچہ گلفام کو ایک رشتہ اصل دیگر عمرہ کی طرف سے بھی ہے اس صورت کی تصریح مثال اس وقت نظر میں نہیں۔

وانا اقول وباللہ التوفیق (اور میں اللہ تعالٰی کی توفیق سے کہتا ہوں۔ ت) ماتحن فیہ میں اعتبار تعدد جہات فی الاصول کا مطلب یہ ہے کہ ایسی فرع کی اصل کو اصولِ متعددہ بعدد جہات حاصلہ بذریعہ فرع مذکور سمجھا جائے، مثلاً صورتِ مذکورہ میں عمرو بلحاظ سعاد کہ ذات جہتین ہے دو بھائی ہے نیز بلحاظ سعید بھی ایسا ہی ہے تو لحاظ جہات لحاظ ابدان کا اجتماع عمرو کو چار بھائی کر دے گا اور ہندہ بلحاظ جہات گلچہرہ دو بہن ہے اور اسی طرح بلحاظ جہات گلفام اور بلحاظ بدن حسینہ و شہناز ایک ایک بہن تو وہ مجموع چھ بہن ہے اور عمرہ میں صرف تعددِ ابدان گلفام و شہناز ہے تعددِ جہات نہیں کہ یہ دونوں اگرچہ جہاتِ عدیدہ رکھتے ہیں مگر نہ بذریعہ تنہا عمرہ تو وہ صرف دو بہن ہے اور بکر جس کی فرع میں نہ تعددِ بدن ہے نہ اسی کے ذریعے سے تعددِ جہت تنہا ایک بھائی ہے تو بطنِ اوّل میں زوج اور پانچ بھائی اور آٹھ بہنیں ہیں۔

والدلیل علیہ علٰی مایظہر للعبد الضعیف واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم ان تعدد الجہات یوجب تعدد الاشخاص ولو حکمًا الاترٰی ان ابا یوسف لما اعتبر تعدد الجہات فی الفروع جعل کل فرع ذی جہتین کفرعین کما نصوا علیہ قاطبۃ وکذٰلک محمد رحمہ اللہ تعالٰی

اور اس پر دلیل جیسا کہ اس عبدِ ضعیف پر ظاہر ہوئی اور اللہ سبحٰنہ وتعالٰی خوب جانتا ہے، یہ ہے کہ جہتوں کا متعدد ہونا اشخاص کے تعدد کو ثابت کرتا ہے اگرچہ حکمی طور پر ہو۔ کیا تُو نہیں دیکھتا کہ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے جب فروع میں جہتوں کے متعدد ہونے کا اعتبار کیا تو ہر دو جہتوں والی فرع کو دو فرعوں کی طرح بنایا جیسا کہ اس پر تمام مشائخ نے نص فرمائی ہے۔ یُوں ہی

لما اعتبر تعدد الجہات فی الجدّات جعل الجدۃ جدتین وجدّات، کما فی السراجیۃ وغیرھا عامۃ الکتب وبالجملۃ لامعنی لتعدد الجھۃ الابتعدد الشخص ولو فی اللحاظ فمحمد اذا اعتبرہ ھٰھنا فی الاصول فان کانوا متعددین فقد حصل التعدد حقیقۃً باخذھم منفردین فی القسمۃ ثم ایصال ما وصل الیھم جمیعًا الی الفرع الواحد المنتھی بھم کما ذکرنا اما اذا کان الاصل واحداً وقد اخذ[عہ]

امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جب جدّات (دادیوں) میں جہتوں کے متعدّد ہونیکا اعتبار کیا تو ایک دادی کو دو۲ یا کئی دادیوں کے برابر بنایا، جیسا کہ سراجیہ وغیرہ عام کتابوں میں ہے۔ خلاصہ یہ کہ اشخاص کے تعدّد کے بغیر جہت کے متعدد ہونے کا کوئی معنٰی نہیں اگرچہ تعدّدِ اشخاص اعتباری ہو۔ چنانچہ امام محمد علیہ الرحمۃ نے جب یہاں پر اصول میں تعدد کا اعتبار کیا تو اگر اصول متعدد ہوں تو حقیقۃً تعدّد حاصل ہوگا اس طور پر کہ ان کو تقسیم میں الگ الگ لیا جائیگا۔ پھر جو کچھ ان سب کو ملے گا وہ اس ایک فرع تک پہنچایا جائیگا جس پر اصول کی انتہا ہوتی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ لیکن اگر اصل ایک ہو اور اسکو

عہ احتراز اعما اذا وقع فی بطن متفق بالذکورۃ والانوثۃ فانہ لایقسم علی من فیہ اصلا سواء کان لفرعہ جھۃ او جھات کما لا یلاحظ من فیہ بدنا سواء کان فی فرعہ بدن او ابدان ولیس ھٰذا لان الجھات لو الابدان لما تعتبر ھٰھنا بل لان مافیھم یجمع جمیعا ویقسم علٰی

عہ اُس صورت سے احتراز ہے کہ جب وہ ایسے بطن میں واقع ہو جو مذکر ومؤنث کے اعتبار سے متفق ہے کیونکہ وہ اس پر تقسیم نہیں کیا جاتا جس میں ایک اصل ہے چاہے اس کی فرع کی ایک جہت ہو یا متعدد جہتیں ہوں جیسا کہ نہیں لحاظ کیا جاتا اس کا جس میں ایک بدن ہو چاہے اس کی فرع میں ایک بدن ہو یا متعدد۔ یہ اس لئے نہیں کہ یہاں جہتوں اور بدنوں کا اعتبار نہیں کیا جاتا بلکہ

(باقی برصفحہ آئندہ)

13

فی القسمة فلا یظھر اعتبار تعدد الجھة فیہ الا باعتبارہ اصولاً متعددۃ و یوضح لك ھذا ما اقول لیکن ابن ابن ابن بنت ھو ابن بنت بنت "تلك البنت ایضاً ومعہ ابن بنت بنت ابن ھکذا :

تقسیم میں لیا جائے تو اس میں جہت کا تعدد ظاہر نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ اس ایک اصل میں متعدد اصول کا اعتبار کرلیا جائے، اور تیرے لئے اس مسئلہ کو واضح کردے گا وہ قول جو میں کہتا ہوں وہ یہ کہ کسی شخص نے ایک بیٹی کے پوتے کا بیٹا چھوڑا اور وہ اسی بیٹی کی نواسی کا بیٹا بھی ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک بیٹے کی نواسی کا بیٹا بھی چھوڑا ہے۔ مسئلہ کی صورت اس طرح ہے :

بنت	ابن
ابن ، بنت	بنت
ابن ، بنت	بنت
ابن	ابن

فلولم نجعل البنت لتعدد الجھة فی فرعھا بنتین

اگر ہم بیٹی کو اُس کی فرع میں تعددِ جہت کے پائے جانے کی وجہ سے دو بیٹیاں بنائیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

ما تحتھم فلا فائدۃ فی التفریق بالتقسیم ثم جمع ذاك المتفرق کما لا یخفی ۱۲ منہ۔

اس لئے ہے کہ جو کچھ اُن کو ملے گا وہ جمع کرکے ان کے نیچے والوں پر تقسیم کیا جائیگا لہذا اُس کو تقسیم کے ذریعے متفرق کرکے پھر اس متفرق کو جمع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جیسا کہ پوشیدہ نہیں ۱۲ منہ (ت)

13
13

لكانت المسئلة من ثلثة ثلثاها
لفرع الابن وثلثها لفرع
البنت لانك اذا قسمت المال
على البطن الاول لاختلافه ذكورة
وانوثة اثلاثا اصاب فرع
الابن اثنان نصيب ابيها
وكان للبنت العليا واحد و
تحتها في البطنين وان
كان اختلاف ذكورة وانوثة
لكن لاحاجة الى اعتبارة
والضرب في المسئلة لانكسارة
لان كل ما يصيب طائفة
الذكر والانثى تحتها انما يحوزه
فرعها الاخير فيكون له واحد
ولصاحبه اثنان ولو
لم يكن الاول ذا قرابتين
كان كان ابن ابن ابن بنت
فقط او ابن بنت بنت بنت فحسب
لكان التقسيم ايضا هكذا له واحد
ولصاحبه اثنان فلم يصل
اليه من تعدد جهات
قرابته الا ما كان يصل
لذى قرابة واحدة هف
بخلاف ما اذا جعلنا البنت
بنتين فان المسئلة تكون

تو مسئلہ تین ۳ سے بنے گا۔ اس میں سے
دو تہائی بیٹے کی فرع کے لئے جبکہ ایک تہائی
بیٹی کی فرع کے لئے ہوگا اس لئے کہ جب
تُو نے مال کو تین حصے بناتے ہوئے پہلے بطن
پر تقسیم کیا کیونکہ وہ مذکر و مؤنث کے اعتبار سے
مختلف ہے تو بیٹے کی فرع کو دو حصے ملے جو
اس کے باپ کا حصہ ہے اور سب سے اوپر
والی بیٹی کو ایک حصہ ملا اور اس کے نیچے ۲ دو
بطنوں میں اگرچہ مذکر و مؤنث کے اعتبار سے
اختلاف ہے لیکن اس اختلاف کا اعتبار کرنے
اور کسر کی وجہ سے مسئلہ میں ضرب دینے کی
کوئی ضرورت نہیں اس لئے کہ جو کچھ مذکر فریق
اور مؤنث کو ملا اُسے اس فریق کی آخری فرع
سمیٹ لے گی چنانچہ مؤنث کی فرع کو ایک اور
اس کے صاحب (مقابل) کو ۲ دو ملیں گے۔ اور
اگر پہلا وارث ۲ دو قرابتوں والا نہ ہو جیسا کہ
وہ فقط بیٹی کے پوتے کا بیٹا ہو یا فقط بیٹی
کی نواسی کا بیٹا ہو، تو اس صورت میں بھی
تقسیم ویسی ہی ہوگی جیسی پہلے ہوئی یعنی
بیٹی کی فرع کو ایک اور اس کے مقابل کو
۲ دو حصے ملیں گے۔ چنانچہ اس کو قرابت کی
متعدد جہتوں سے بھی اُتنا ہی حصہ موصول ہوا
جتنا ایک قرابت والے کو ملتا ہے۔ یہ خلافِ
مفروض ہے بخلاف اس کے کہ جب ہم بیٹی کو
۲ دو بیٹیاں فرض کرلیں تو اس صورت میں

حینئذٍ من اثنین لان الابن یساوی
البنتین فیکون المال بین الفرعین
نصفین وما ھو الا لکون فرع
البنت ذا قرابتین والاصاب ھو
واحداً وفرع الابن اثنین وھذا
بعون اللہ تعالیٰ ولوجھہ الحمد
دلیل قاطع ویوضح ایضاً
ما اقول لیعلم اولاً ان
ذا جھتین مساوٍ لاثنین ذوی جھۃ
مثلا ابن ابن ابن بنت
وابن بنت بنت بنت اخر
واخر یجمع النسبین فھذا
یساوی الاولین ھکذا:

مسئلہ دو سے بنے گا، کیونکہ بیٹا دو بیٹیوں کے برابر
ہوتا ہے، لہذا مال دو فرعوں کے درمیان
نصف نصف ہوگا۔ اور یہ فقط اس لئے ہے کہ
بیٹی کی فرع دو قرابتوں والی ہے ورنہ اُسے
ایک اور بیٹے کی فرع کو دو ملتے ہیں۔ اور یہ
اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس حال میں کہ حمد اُسی
کی ذات کے لئے ہے قطعی دلیل ہے نیز اسکو
واضح کرتا ہے وہ قول جو میں کہتا ہوں، اولاً
جاننا چاہیئے کہ دو جہتوں والا الگ الگ جہتیں
رکھنے والے دو کے برابر ہوتا ہے مثلاً ایک بیٹی
کے پوتے کا بیٹا ہو اور ایک دوسری بیٹی کی
نواسی کا بیٹا ہو اور ان دونوں کے ساتھ ایک
اور بیٹا موجود ہو جو ان دونوں نسبوں کا جامع ہو
تو یہ پہلے دونوں بیٹوں کے برابر ہوگا مسئلہ کی
صورت اس طرح ہے:

مسئلہ ۲

بنت
ابن — بنت
ابن — بنت
ابن

۲ و ۱
۳

بنت
ابن
ابن
ابن

۲

بنت
بنت
بنت
ابن

قسمنا علی البطن الثانی لانہ اول
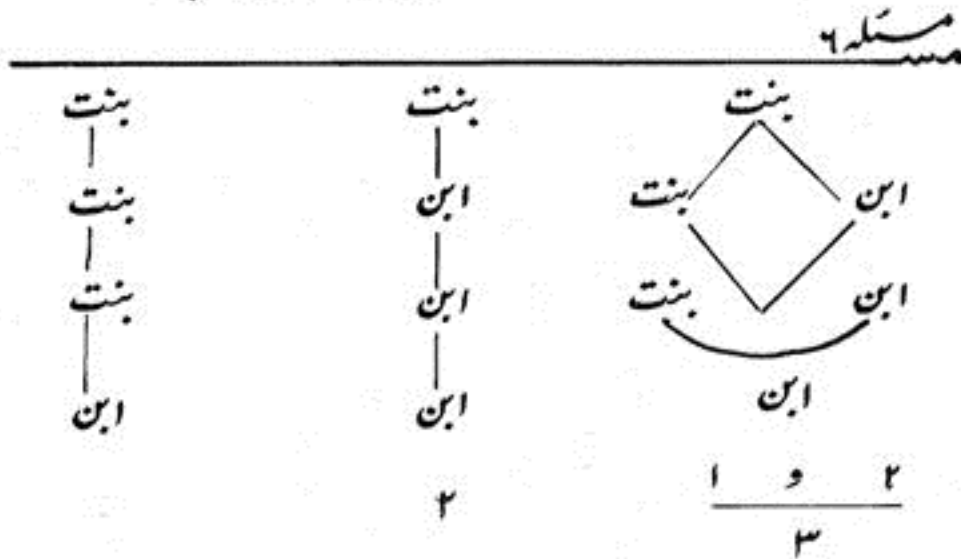
ہم نے دوسرے بطن پر تقسیم کی کیونکہ وہی پہلا

بطن وقع فيه الاختلاف و فيه ابنان و بنتان فالمسئلة من ستة اربعة لطائفة الذكور واثنان لطائفة الاناث ثم لاخلف تحت شئ من الطائفتين فى بطن مافيصيب الابن الاول من ابيه اثنين وكذلك الابن الثانى و الابن الاول من امه واحد و كذلك الابن الثالث فيكون للاول ثلثة مثل ما لمجموع الباقيين وهكذا كان ينبغى لانه جامع لقرابتهما جميعا و ليعلم ثانيا ان هاتين الجهتين المذكورتين مثلا فى جانب البنات مجموعهما مساو لجهة واحدة فى جانب الابن اذا لم يكن صاحبها وارثا ولا ولد وارث كولد ولد بنت ابن هكذا:

بطن ہے جس میں مذکر و مؤنث کے اعتبار سے اختلاف واقع ہوا۔ اس بطن میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں، چنانچہ مسئلہ چھ سے بنے گا جس میں سے چار مذکر فریق اور دو مؤنث فریق کے لئے ہوں گے پھر ان دونوں فریقوں کے نیچے کسی بطن میں مذکر و مؤنث کے اعتبار سے کوئی اختلاف نہیں، لہذا پہلے بیٹے کو اس کے باپ کی طرف سے دو حصے ملیں گے یونہی دوسرے بیٹے کو بھی (اس کے باپ کی طرف سے دو حصے ملیں گے) اور پہلے بیٹے کو بھی اس کی ماں کی طرف سے ایک حصہ ملے گا یونہی تیسرے بیٹے کو بھی (اس کی ماں کی طرف سے ایک حصہ ملے گا) تو اس طرح پہلے بیٹے کو تین حصے ملے جو باقی دونوں بیٹوں کے مجموعی حصوں کے برابر ہیں، اور یونہی ہونا چاہیے کیونکہ وہ ان دونوں کی قرابتوں کا جامع ہے۔ اور ثانیاً جاننا چاہیے کہ یہ دونوں مذکورہ جہتیں جو مثال کے طور پر بیٹیوں کی جانب میں ہیں اُن کا مجموعہ اس ایک جہت کے برابر ہے جو بیٹے کی جانب میں ہے جبکہ اس کا صاحب نہ تو وارث ہو اور نہ ہی وارث کی اولاد ہو، جیسے پوتی کی اولاد کی اولاد۔ صورتِ مسئلہ یوں ہوگی:

مسئلہ ۲ × ۳ = ۶

بنت	بنت	ابن
ابن	بنت	بنت
ابن	بنت	ولد
ابن	ابن	ولد
۲	۱	$\frac{1}{3}$

وانما عبرنا فیهما بالولد لیعم الذکر والانثیٰ فان الحکم لا یختلف المسئلة من اثنین لان ابنا کبنتین فنصیب الابن لفرع الاخیر و نصیب طائفة البنات یقسم فی البطن الثانی اثلاثا فتضرب المسئلة فی ثلثة و تصح من ستة ثلثة منها لفرع الابن واثنان لابن الکائن فی البطن الثانی من طائفة البنات و واحد للبنت التی فیه ثم ینتقلان الیٰ فرعیهما فیکون مالفرعی البنتین مساویا لما کان لفرع الابن و بعد تمهید ھٰذا نقول اذا اجتمعوا اعنی صاحبی الجهتین وجامعهما من جانب البنات

ہم نے ان دونوں بطنوں میں اولاد کے ساتھ اس لئے تعبیر کی تاکہ یہ مذکر و مؤنث دونوں کو عام ہوجائے اس لئے کہ دونوں صورتوں میں حکم مختلف نہیں ہوتا۔ مسئلہ ۲ سے بنے گا کیونکہ ایک بیٹا دو بیٹیوں کی مثل ہے چنانچہ بیٹے کا حصہ اس کی آخری فرع کو ملے گا جبکہ بیٹیوں کے فریق کا حصہ تین حصے بناتے ہوئے دوسرے بطن میں تقسیم ہوگا۔ اصلِ مسئلہ یعنی دو کو تین میں ضرب دی جائے گی تو اس طرح چھ سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی جس میں سے تین بیٹے کی فرع کو ملیں گے اور دو اس بیٹے کو ملیں گے جو بیٹیوں کے فریق کے دوسرے بطن میں ہے جبکہ ایک بیٹی کو ملے گا جو اس بطن میں ہے پھر ان دونوں کے حصے ان کی فرعوں کی طرف منتقل ہوں گے۔ چنانچہ جو کچھ دونوں بیٹیوں کی فرعوں کو ملا وہ بیٹے کی فرع کو ملنے والے حصوں کے برابر ہے۔ اس تمہید کے بعد ہم کہتے کہ یہ اُس وقت ہے جب دو الگ الگ جہتوں والے اور ان دونوں جہتوں کا جامع بیٹیوں کی جانب سے جمع ہوئے ہیں

وفرع كذا من جهة الابناء بحكم المقدمتين المذكورتين ان يكون المال بينهم اثلاثا ثلثه للصاحبين واٰخر للجامع واٰخر للابن لتساويهم جميعًا كما عرفت وهٰذا انما يتأتى اذا اعتبر اصل الفرع الجامع اصلين هٰكذا؛

اور اگر یہی صورت بیٹوں کی جانب سے محقق ہو تو بھی مذکورہ بالا دو مقدموں کی بنیاد پر حکم یہی ہوگا کہ مال ان کے درمیان تین حصوں کے طور پر منقسم ہوگا، ایک تہائی دو الگ الگ جہتوں والوں کے لئے اور ایک تہائی دونوں کے جامع کے لئے اور ایک تہائی بیٹے کی فرع کے لئے، کیونکہ وہ سب آپس میں مساوی ہیں۔ جیسا کہ تو پہچان چکا ہے۔ اور یہ اُسی وقت ہوگا جب دونوں جہتوں کی جامع فرع کی اصل کو دو اصلیں فرض کیا جائے۔ صورتِ مسئلہ یُوں ہوگی؛

مسئلہ ۳ × ۳ ر ۹

	بنت
ابن	بنت
ابن	بنت
	ابن
۲	۱
۳	

بنت	بنت	ابن
ابن	بنت	بنت
ابن	بنت	ولد
ابن	ابن	ولد
۲	۱	۱/۳

اعتبرنا البنت الاولىٰ بنتين فكان فی البطن الاول ابن واربع بنات كابنين وعلى الاختصار ثلثة ابناء فالمسئلة من ثلثة واحد منها لفرع الابن واثنان لطائفة البنات وتحتهن فی البطن الثانی ابنان وبنتان ای كثلثة ابناء ولا يستقيم اثنان عليهم فتضرب المسئلة فی ثلثة تكن من تسعة

ہم نے پہلی بیٹی کو دو بیٹیاں فرض کیا تو اس طرح پہلے بطن میں ایک بیٹا اور چار بیٹیاں ہوگئیں جو کہ دو بیٹوں کے برابر ہے۔ بطور اختصار یہ کہ تین بیٹے ہوگئے۔ چنانچہ مسئلہ تین سے بنے گا جن میں سے ایک بیٹے کی فرع کیلئے اور دو بیٹیوں کے فریق کے لئے ہوں گے۔ اور اُن بیٹیوں کے نیچے دوسرے بطن میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں یعنی تین بیٹے ہوگئے۔ اور دو

و بها تصح لفرع الابن
منها ثلثة ولطائفة البنات
ستة تنقسم فی البطن
الثانی اثلاثا للبنتين
اثنان منتقلان الى
فرعيهما لعدم الاختلاف
وللابنين اربعة منتقلة
كذلك الى فرعيهما فيصيب
الابن الجامع ثلثة اثنان
من ابيه وواحد من
امه ولصاحبی القرابتين
اثنان وواحد مجموعهما
ثلثة وللفرع الابن
ايضا ثلثة كما كان
حكم المقدمتين المذكورتين
بخلاف ما اذا لم يعتبر
الاصل اصلين فانه
يزيد حينئذ سهم الابنی
على السهمين الباقيين
هكذا:

ان تین پر تقسیم نہیں ہوسکتے۔ لہذا مسئلہ کو
تین میں ضرب دی جائے گی تو حاصل ضرب
نو (۹) ہوگا، اور اسی سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی
بیٹے کی فرع کے لئے نو میں سے تین جبکہ بیٹیوں
کے فریق کے لئے چھ حصے ہونگے جو دوسرے بطن
میں تین پر تقسیم ہوجائیں گی، جن میں سے
دو حصے دونوں بیٹیوں کے لئے ہوں گے جو
عدم اختلاف کے سبب ان دونوں کی فرعوں
کی طرف منتقل ہوجائیں گے۔ اور چار حصے
دونوں بیٹوں کے لئے ہوں گے جو کہ اسی طرح
ان کی فرعوں کی طرف منتقل ہوجائیں گے۔ لہذا
دونوں جہتوں کے جامع بیٹے کو تین حصے ملیں گے
دو باپ کی طرف سے اور ایک ماں کی طرف سے۔
اور دو الگ الگ قرابتوں والوں کے لئے۔
دو اور ایک یعنی مجموعی طور پر تین حصے بنے۔
اور بیٹے کی فرع کے لئے بھی تین حصے ہونگے
جیسا کہ دونوں مذکورہ مقدموں کا حکم ہے
بخلاف اس کے کہ جب اصل کو دو اصلیں
فرض نہ کیا جائے کیونکہ اس صورت میں بیٹے
کی فرع کا حصہ باقی دو بیٹوں کے حصوں سے
زائد ہوجائے گا۔ صورت مسئلہ یوں
ہوگی:

(اگلا صفحہ ملاحظہ ہو)

مسئلہ ۵ × ۲ ل ۱۰

بنت	بنت	بنت	ابن
ابن ... بنت	ابن	بنت	بنت
ابن ... بنت	ابن	بنت	ولد
ابن	ابن	ابن	ولد
۲ و ۱			۲
۳	۲	۱	۴

والبیان ظاهرهٰهنا فظهران اعتبار تعدد الجهات فی الاصول انما یکون بحصول التعدد فی الذوات فان کان حقیقة فذالك کما فی الامثلة التی ذکروها فی الکتب والا وجب اعتباره حکما وعد اصل اصلین فی القسمة ویظهر هذا لمن تأمل فیما صوروه ایضًا من کون الجهة من اصلین کما اذا ترك بنتی بنت بنت ابن بنت هما ایضا بنتا ابن ابن بنت اخری وابن بنت بنت ابن بهٰذه الصورة :

اور بیان ظاہر ہے، یہ خلاف مفروض ہے۔ پس ظاہر ہوگیا کہ اصول میں تعددِ جہات کا اعتبار ذوات میں تعدد کے اصول سے ہی ہوتا ہے۔ اگر وہ تعدد حقیقتًا ہو تو فبہا جیسا کہ ان مثالوں میں ہے جن کو مشائخ نے کتابوں میں ذکر فرمایا ورنہ حکمی طور پر تعدد کا اعتبار کرنا اور تقسیم میں ایک اصل کو دو اصلیں شمار کرنا ضروری ہوگا۔ اور یہ اس شخص کے لئے بھی ظاہر ہوجاتا ہے جو مشائخ کی بیان کردہ اس صورت میں غور کرے جو انھوں نے دو اصلوں سے حاصل ہونے والی جہت کے بارے میں بیان کی ہے۔ جیسے کسی شخص نے ایک بیٹی کی پوتی کی دو بیٹیاں چھوڑی ہیں اور وہی دونوں میّت کی دوسری بیٹی کے پوتے کی بھی بیٹیاں ہیں۔ اور ان کے علاوہ ایک بیٹے کی نواسی کا بیٹا چھوڑا ہے۔ صورتِ مسئلہ یوں ہوگی:

مسئلہ ۳

بنت	بنت	ابن
ابن	ابن	بنت
بنت	ابن	بنت
بلغتی ۲		ابن

المسئلة من ثلثة لان كل بنت في البطن الاول كبنتين اي كابن فكانهم ثلثة بنين و منها تصح واحد لفرع الابن واثنان للبنتين والتقسيم في البطن الثالث وان كان على ثلثة لان فيه بنتا كابن و ابنا كابنين لا استقامة على ثلثة لاثنين لكن لما كان الانقسام في البطن الاخير على بنتين فحسب يصل كلا منهما ثلث من قبل الاب وثلث من قبل الام فكان لكل واحدة كملا ولاحاجة الى الضرب فجعل بنتين في الاصول كاربع بنات انما اتى من جهة ان تعدد الجهة في الفروع اورث التعدد في

مسئلہ تین ۳ سے بنے گا کیونکہ پہلے بطن میں ہر بیٹی دو ۲ بیٹیوں یعنی ایک بیٹے کے برابر ہے گویا کہ وہ تین بیٹے ہو گئے اور تین سے ہی مسئلہ کی تصحیح ہوگی ۔ ایک حصہ بیٹے کی فرع کو جبکہ دو ۲ حصے دونوں بیٹیوں کو ملیں گے۔ اور تیسرے بطن میں اگرچہ تقسیم تین ۳ پر ہوتی ہے کیونکہ اس میں ایک بیٹی، بیٹے کی مثل ہے، اور ایک بیٹا دو بیٹیوں کی مثل ہے ۔ اور دو کا تین پر تقسیم ہونا بلا کسر درست نہیں، لیکن جبکہ آخری بطن میں فقط دو ہی بیٹیوں پر تقسیم ہوتی ہے اُن دونوں کو ایک تہائی باپ کی طرف سے اور ایک تہائی ماں کی طرف سے موصول ہوگا ۔ تو ہر ایک کیلئے مکمل ثلث ہوگا ۔ اور ضرب کی ضرورت پیش نہیں آئیگی، لہذا اصول میں دو ۲ بیٹیوں کو چار بیٹیوں کی طرح بنانا فقط اس اعتبار سے ہے کہ فروع میں جہت کا تعدد اصول میں تعدد کو ثابت کرتا ہے ۔ اور یہ محض فروع کے ابدان کے

الاصول وليس هذا من قبل
ابدان الفروع فحسب فانما
هما ثنتان لا غير كما ان الاصل
بنتان لا غير فالتربيع
لم يأت الا لاجل الجهات
فان قلت لما كانت
الفرعان فرعي كل
من اصلين كانتا كاربعة
فروع كانها بنتان
من قبل الاب و بنتان
من قبل الام فلم تتعدد
الاصول الا بتعدد الفروع
قلت تعدد الجهات في
فرع لا يورث تكثر في
بدنه فزيد لا يصير
زيدين لكونه ابن ابيه وابن
امه فالتربيع في الفرعين ما جاء
الا بتعدد الجهات وجعلتموه مستلزما
لتربيع الاصلين فكان ذلك قولاً منكم
بقولنا من حيث لا تشعرون وبالجملة
اذا صدقت المقدمتان القائلتان
كلما تعددت الجهات تعددت الفروع
وكلما تعددت الفروع تعددت
الاصول كما اعترفتم وجب صدق
النتيجة القائلة كلما تعدد الجهات

اعتبار سے نہیں کیونکہ ابدان تو فقط دوؔ ہیں جیسا کہ
اصل میں فقط دوؔ بیٹیاں ہیں تو انھیں چار بتانا
فقط تعدّدِ جہات کی وجہ سے ہے۔ اگر تو
کہے کہ جب دونوں فرعیں دو اصلوں میں سے
ہر ایک کی فرعیں ہیں تو کل فرعیں چار ہوگئیں
گویا کہ دوؔ بیٹیاں باپ کی جانب سے اور دوؔ
ماں کی جانب سے ہیں۔ تو اس طرح اصول
بغیر تعددِ فروع کے متعدد نہیں ہوئے۔
میں کہوں گا فرع میں جہتوں کا متعدد ہونا
بدن میں کثرت کو ثابت نہیں کرتا۔ چنانچہ
زید اس وجہ سے دوؔ زید نہیں بن جاتا کہ وُہ
اپنے باپ کا بھی بیٹا ہے اور اپنی ماں کا
بھی، لہذا دوؔ فرعوں کا چار بن جانا نہیں ہوا
مگر تعددِ جہات کی وجہ سے۔ اور تم اس کو
دوؔ اصلوں کے چار ہونے کے لئے مستلزم
قرار دے چکے ہو تو غیر شعوری طور پر تم نے
وہی بات کہہ دی جو ہمارا قول ہے۔ خلاصہ
یہ کہ جب مذکورہ بالا دونوں مقدمے سچے ہوں
اور یوں کہا جائے کہ جب جہات متعدد ہوں
تو فروع متعدد ہوتی ہیں اور جب فروع
متعدد ہوں تو اصول متعدد ہوتے ہیں جیسا
کہ تم اعتراف کر چکے ہو۔ تو نتیجے کا سچا ہونا
واجب ہے۔ اور یوں کہا جائے گا کہ جب
جہات متعدد ہوں تو اصول متعدد ہوں گے۔
اور یہی ہمارا مقصود ہے۔ یہ وہ ہے جو

تعددت الاصول وھو المقصود ھٰذا ماظھر للعبد الفقیر بعون الملک القدیر عزجلالہ وارجوا ان یکون صوابا ان شاء اللہ تعالٰی فعلیک بہ فلعلک لاتجدہ فی غیر ھٰذہ السطور، واللہ تعالٰی اعلم بحقائق الامور۔

قدرت والے بادشاہ جس کی بزرگی غالب ہے کی مدد کے محتاج بندے کے لئے ظاہر ہوا، اور میں امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالٰی یہ درست ہوگا، لہذا تجھ پر لازم ہے کہ تو اس کو حاصل کر شاید تو اسکو ان سطور کے غیر میں نہ پائے۔ اور اللہ تعالٰی امور کی حقیقتوں کو خوب جانتا ہے۔ (ت)

اب تقسیم مسئلہ کی طرف چلئے، اصل مسئلہ بوجہ زوجہ چار سے ہے اس کا فرض دے کر تین[۳] بچے جس کے مستحق پانچ بھائی اور آٹھ بہنیں برابر چار بھائیوں کے، گویا نو بھائی ہیں تین نو کو تین[۳] بار فنا کرتا ہے، لہذا مسئلے میں تین[۳] کی ضرب ہو کر بارہ[۱۲] ہوئے جس سے تین[۳] زوجہ کے اور پانچ طائفہ مردان اور چار طائفہ زنان کے۔ اب طائفہ مردان کے نیچے بطن دوم میں لیلٰی دو[۲] بنت ہے اور ولید دو[۲] ابن اور حمید ایک۔ مجموع تین[۳] ابن دو[۲] بنت، گویا چار[۴] ابن ہیں، بوجہ تباین مسئلے میں چار کی ضرب ہو کر اڑتالیس[۴۸] ہوئے، بارہ[۱۲] چمن آرا کے اور بیس[۲۰] طائفہ مردان اور سولہ[۱۶] طائفہ زنان کے۔ یہ بیس[۲۰] یوں تقسیم ہوئے کہ لیلٰی کو پانچ اور طائفہ ذکور یعنی ولید وحمید کے پندرہ[۱۵]، یہ طائفہ پھر جدا جدا کردیے، طائفہ ذکور کے بعد بطن ثالث میں اختلاف نہیں، رابع میں ایک ابن سعید اور دو[۲] بنت سعاد وحسینہ، گویا چار بنت ہیں۔ پندرہ[۱۵] ان پر مستقیم نہیں، اور لیلٰی کو بھی سعاد وسعید ابن وبنت ہیں، اور پانچ تین پر مستقیم نہیں لہذا بوجہ تباین

مسئلہ ۴ × ۳ لـ ۱۲ × ۴ لـ ۴۸ × ۱۲ لـ ۵۷۶

مس

زوجہ	طائفہ مردان	طائفہ زنان
۱	۵	۴
۳	۲۰	۱۶
۱۲	۲۴۰	۱۹۲
۱۴۴		

اخ عمرو
بنت لیلٰی (۵ / ۶۰) — ابن ولید (۱۵ / ۸۰)
ابن خالد — بنت سلمٰی
بنت سعاد: ۲۰، ۴۵ — ۶۵
ابن سعید: ۴۰، ۹۰ — ۱۳۰

اخ بکر
ابن حمید
بنت جمیلہ
بنت حسینہ
۴۵

سہام ورؤس فریقین دونوں رؤس اعنی چار اور تین بعینہٖ معتبر ہوئے اور یہ بھی متباین ہیں تو باہم ضرب دے کر اصل مسئلہ میں بارہ[۱۲] کی ضرب سے پانسو چھہتر (۵۷۶) ہوئے، چمن آرا کے ایک سو چوالیس (۱۴۴) طائفہ زنان کے ایک سو بانوے (۱۹۲)، طائفہ مردان کے دو سو چالیس (۲۴۰) جن میں سے لیلٰی کو ساٹھ[۶۰] پہنچے کہ سعید کو چالیس[۴۰]، سعاد کو بیس[۲۰] ہوکر بٹ گئے اور ولید وحمید کے ایک سو اسی[۱۸۰] یوں بٹے کہ سعید کو نوّے[۹۰] اور سعاد وحسینہ کو پینتالیس[۴۵] پینتالیس[۴۵]۔ بالجملہ سعید کے مجموع ایک سو تیس[۱۳۰] ہوئے اور سعاد کے پینسٹھ[۶۵] اور حسینہ کے پینتالیس[۴۵]، یہ تصحیح طائفہ مردان کا مقتضٰی ہے، اب طائفہ زنان لیجئے اصل مسئلے سے اس طائفہ کے چار رہے اس کے بطن ثانی میں تین ابن ایک بنت ہے ہر ایک مثل دو[۲] کے، گویا سات ابن ہیں، تو مسئلہ چوراسی[۸۴] سے ہُوا۔ طائفہ زنان کے اٹھائیس[۲۸] ان میں چار[۴] محبوبہ کے ہیں بطن ثالث میں اس کے ابن وبنت محبوب وحبیبہ یعنی تین پر مستقیم نہیں۔ اور چوبیس[۲۴] طائفہ ذکور فرید ومجید ومطلوب کے ہیں، بطن ثالث میں فرید کا ابن رشید

طائفہ زنان	طائفہ مردان	زوجہ
۴	۵	۱
۲۸	۳۵	۳
۸۴	۱۰۵	۲۱
		۶۳

مسئلہ ۴ × ۳ / ۱۲ × ۷ / ۸۴ × ۳ / ۲۵۲

اخت ہندہ — اخت عمرہ

ابن فرید — ابن مجید — بنت محبوبہ — ابن مطلوب

ابن رشید — بنت چمن آرا — ابن محبوب — بنت حبیبہ

بنت حسینہ ۱۲

بنت گلچہر — ابن گلفام — بنت شہناز

بنت گلچہر	ابن گلفام	بنت شہناز
۱۲ ۶	۸ ۲۴ ۱۲	۴ ۶
۱۸	۴۴	۱۰

دو[۲] ابن ہے، اور مجید کی بنت حسن آرا دو[۲] بنت، اور مطلوب کی اولاد محبوب وحبیبہ ایک ایک ابن وبنت، تو مجموع تین[۳] ابن تین[۳] بنت، یعنی نو[۹] بنت ہیں۔ چوبیس[۲۴] اور نو[۹] میں توافق بالثلث ہے تو رؤس طائفہ انثٰی اعنی محبوبہ بھی تین ہوئے، اور رؤس طائفہ ذکور بھی باعتبار وفق تین[۳] ہی رہے انھیں تماثل ہے صرف تین[۳] کی ضرب ہوکر مسئلہ دو سو باون[۲۵۲] سے ہوا جس سے طائفہ علیائے اناث کے چوراسی[۸۴] ان سے بطن ثانی میں محبوبہ کے بارہ[۱۲] کہ محبوب کو آٹھ[۸]، حبیبہ کو چار[۴] ہوکر بٹے اور وہ آٹھ[۸] گلفام اور یہ چار[۴] شہناز کو پہنچ گئے اور طائفہ ذکور کے بہتّر[۷۲] کہ بطن ثالث میں رشید وحسن آرا محبوب وحبیبہ پر اثلاثا بٹے یعنی اس تازہ طائفہ ذکور رشید ومحبوب کے اڑتالیس[۴۸] اور

نے طائفۂ اناث حسن آرا و حبیبہ کے چوبیس ۲۴، اب یہ طائفے بھی جدا کردیئے طائفۂ ذکور کے نیچے ایک ابن ۲ دو بنت ہیں، تو گلفام نے چوبیس ۲۴، حسینہ و گلچہرہ نے بارہ ۱۲ بارہ ۱۲ پائے، اور طائفۂ اناث کے نیچے بھی ایک ابن ۲ دو بنت ہیں، تو گلفام کو بارہ ۱۲، گلچہرہ و شہناز کو چھ چھ ۶ ملے۔ یہ تصحیح باعتبار طائفۂ اناث ہوئی، تصحیحین میں توافق بسدس السدس یا ربع التسع یعنی بجزء من ستۃ و ثلثین ۳۶ جزء ہے، اول کا وفق سولہ ۱۶ ہے اور ثانی کا سات، تو ان میں جس کو دوسرے کی وفق سے ضرب دی مبلغ تصحیح چار ہزار بتیس ۴۰۳۲ ہوئے، تصحیح اول میں جس نے جو پایا تھا اسے سات میں ضرب دی اور تصحیح ثانی کے سہام کو سولہ ۱۶ میں،

سعاد	سعید	حسینہ
۶۵	۱۳۰	۴۵
۴۵۵	۹۱۰	۳۱۵

حسینہ	گلچہرہ	گلفام	شہناز
۱۲	۱۸	۴۴	۱۰
۱۹۲	۲۸۸	۷۰۴	۱۶۰

تو حسینہ کے مجموع پانسو سات (۵۰۷) ہیں اور حسن آرا کے ہر طرح ایک ہزار آٹھ ۱۰۰۸، اور یہی وہ تقسیم ہے کہ مذکور ہوئی۔ واللہ تعالٰی اعلم